

قم و حضرت معصومہ علیہا السلام

<"xml encoding="UTF-8?">



قم کے لوگ اور امام ہفتم علیہ السلام

حدیث-۱۰

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى: بَيَّاعُ السَّابِرِيِّ قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَرَى ذِكْرُ قُمْ وَ أَهْلِهَا وَمَنِيْلِهِمْ إِلَى الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَرَحَّمْ عَلَيْهِمْ وَ قَالَ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. [بحار الانوار: 60/216]

صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى سے مروی ہے: بَيَّاعُ السَّابِرِيِّ کہتے ہیں: میں ایک دن ساتویں امام ابی الحسن موسی کاظم علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا، اس دوران شہر قم اور اہل قم کے حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ تماثل و ثابت قدمی سے متعلق گفتگو ہوئی تو اس وقت امام علیہ السلام نے لطف، شفقت اور مہربانی کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا: پروردگارا! (اہل قم) سے راضی ہو۔ (بَيَّاعُ السَّابِرِيِّ: کون؟)

اس شخص کا اصل نام عبدالرحمن بن حجاج بجلی کوفی جو بَيَّاعُ السَّابِرِيِّ کے نام سے مشہور ہیں اور امام صادق علیہ السلام، امام کاظم علیہ السلام کے اصحاب اور وکیلوں میں سے تھے)

اہل قم کو آفرین!

حدیث-۱۱

عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ، وَ لِأَهْلِ قُمْ وَاحِدًا مِنْهَا، فَطُوبَى لَهُمْ، ثُمَّ طُوبَى لَهُمْ ثُمَّ طُوبَى لَهُمْ. [بحار الانوار: 60/215]

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک روازہ اہل قم کے لئے ہے، پس ان کے لئے مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو۔

اہل قم کو خوش آمدید

حدیث-۱۲

رَوَى عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَهْلِ الرَّيِّ : أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَالُوا: نَحْنُ مِنْ أَهْلِ الرَّيِّ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأَخْوَانِنَا مِنْ أَهْلِ قُمْ!

فَقَالُوا: نَحْنُ مِنْ أَهْلِ الرَّيِّ فَأَعَادَ الْكَلَامَ، قَالُوا ذَلِكَ مِرَارًا وَ أَجَابَهُمْ بِهِ أَوَّلًا. [بحارالانوار: 60/216]

شہر "رے" کے لوگوں کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ: وہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم "رے" کے رہنے والے ہیں!۔

پس امام علیہ السلام نے فرمایا: اہل قم ہمارے بھائیوں ہیں سلام ہو!

پھر انہوں نے دوبارہ یہی بات کرنے لگے کہ ہم شہر "رے" سے ہیں۔ امام علیہ السلام نے وہی جملہ دہرایا۔ انہوں نے اس جملے کو کئی دفعہ دہرایا، لیکن امام علیہ السلام نے پہلے جملے کا جواب دیا یعنی کئی دفعہ امام علیہ السلام نے اہل قم پر سلام و درود بھیجا۔

اہل قم پر سلام ہو

حدیث-۱۳

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَلَامُ اللَّهِ عَلَى أَهْلِ قُمْ. يَسْقَى اللَّهُ بِلَادَهُمُ الْغَيْثَ، وَ يُنْزِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْبَرَكَاتِ، وَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ، هُمْ أَهْلُ رُكُوعٍ وَ سُجُودٍ وَ قِيَامٍ وَ قُعُودٍ، هُمْ الْفُقَهَاءُ الْعُلَمَاءُ، هُمْ أَهْلُ الدِّرَايَةِ وَ الرِّوَايَةِ وَ حُسْنِ الْعِبَادَةِ. [بحارالانوار: 60/217]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی سلام ہو اہل قم پر، پروردگار! ان کے خطے کو باران رحمت، بارش سے سیراب فرماتا ہے، ان پرپروردگار اپنی رحمتوں کا نزول فرماتا ہے اور پروردگار عالم ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔ یہی اہل قیام و رکوع اور سجود ہیں وہ فقہاء، علماء و دانشمندی ہیں۔ اور یہی اہل درایہ، اہل روایت اور یہی لوگ اچھی عبادت اور نیکوکار کرنے والے ہیں۔

اہل قم کی برتری

حدیث-۱۴

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ وَ وَاحِدٍ مِنْهَا لِأَهْلِ قُمْ، وَ هُمْ خِيَارُ شِيعَتِنَا مِنْ بَيْنِ سَائِرِ الْبِلَادِ، حَمَرًا لِلَّهِ تَعَالَى وَ لَا يَتَنَا فُطَيْنَتِهِمْ. [بحارالانوار: 60/216]

امام ہفتم ابوالحسن موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا: بہشت اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ان میں سے ایک دروازہ اہل قم کے لئے ہیں اور اہل قم دنیا کے دوسرے خطے کے لوگوں میں ہمارے منتخب شیعہ ہیں، پروردگار عالم نے ہماری ولایت کو ان کی طینت میں رکھی ہے۔

طاقتور جنگجو کون لوگ ؟

حدیث-۱۵

رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسًا إِذْ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ « فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَئِهِمَا بَعَثْنَا عَلَيْهِمْ عِبَادًا لَنَا أُولَى بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَ كَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا » فَقُلْنَا: جُعِلْنَا فِدَاكَ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟

فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: هُمْ وَاللَّهُ أَهْلُ قُمْ. [بحارالانوار: 60/216]

ہمارے بعض اصحاب نے روایت کی ہیں: میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ امام علیہ السلام نے اس آیت مجیدہ کی تلاوت فرمائی:

«فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَئِهِمَا بَعَثْنَا عَلَيْهِمْ عِبَادًا لَنَا أُولَىٰ بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا»

"پس جب دونوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے زبردست طاقتور جنگجو بندوں کو تم پر مسلط کیا پھر وہ گھر گھر گھس گئے اور یہ پورا ہونے والا وعدہ تھا" (اسراء/5)

تو ہم نے کہا: مولای آپ پر قربان جائیں! یہ لوگ کون ہیں؟

پس امام علیہ السلام نے تین بار فرمایا: خدا کی قسم یہ قم کے لوگ ہیں۔

(یہ طاقتور جنگجو کون لوگ تھے؟)

اس میں بہت اختلاف ہے۔ ممکن ہے اس سے مراد بابل کا بادشاہ بخت نصر ہو جس نے یروشلم اور ہیکل سلیمانی تک کو زمین کے برابر کر دیا تھا۔ یعنی جب پہلا وعدہ آئے گا تو ہم تمہارے (اسرائیلیوں) کے خلاف لڑنے والے آدمی بھیجیں گے (تمہیں سختی سے کچل کر یہاں تک کہ مجرموں کو پکڑیں گے) اور وہ گھروں کی تلاشی لیں گے، اور یہ ایک یقینی وعدہ ہے۔)

تربتِ قم اور اہل قم

حدیث-۱۶

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تُرِبَةُ قُمْ مُقَدَّسَةٌ، وَأَهْلُهَا مِنَّا وَنَحْنُ مِنْهُمْ لَا يُرِيدُهُمْ جَبَّارٌ بِسُوءٍ إِلَّا عُجِّلَتْ عُقُوبَتُهُ مَا لَمْ يَخُونُوا إِخْوَانَهُمْ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ جَبَابِرَةً سُوءًا. أَمَّا إِنَّهُمْ أَنْصَارٌ قَائِمِينَ وَدُعَاءُ حَقِّنَا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اعْصِمْهُمْ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ وَنَجِّهِمْ مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ. [بحارالانوار: 60/219]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سرزمین "قم" کی مٹی مقدّس ہے اور اس سرزمین کے لوگ ہم میں سے ہیں اور ہم بھی ان میں سے ہیں، کوئی بھی ظالم و جابر اہل قم کے خلاف برا ارادہ نہیں کرسکتا مگر یہ کہ اس کی سزاء اور عذاب میں تاخیر ہوتی ہے۔ ہاں جب تک یہ لوگ اپنے بھائیوں کے ساتھ خیانت نہیں کرتا لیکن جب وہ خیانت کرنے لگیں تو پروردگار عالم ان پر ستمگران، ظالم و جابر کی حکومت مسلّط فرمائے گا۔

وہ ہمارے قائم (عج) کے اعوان و انصار (ساتھی) اور ہمارے حق کے داعی ہیں، پھر امام نے اپنا سرمبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا: پروردگار! ان کو ہرنافرمانی، آفت و بلیات اور فتنے سے محفوظ رکھنا اور انہیں تمام تباہی و بربادی سے بچا۔

اہل قم اور زیارت امام رضا علیہ السلام

حدیث-۱۷

عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام يَقُولُ: أَهْلُ قُمْ وَأَهْلُ آبَةِ مَغْفُورٍ لَهُمْ لِيَزَارَتْهُمْ لِحْدَىٰ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَام بِطُوسٍ أَلَا وَمَنْ زَارَهُ فَاصَابَهُ فِي طَرِيقِهِ قَطْرَةٌ مِنَ السَّمَاءِ حَرَّمَ اللَّهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ.

[بحارالانوار: 60/231- عیون أخبار الرضا- علیہ السلام- جلد 2، ص 260، حدیث 22]

حضرت عبدالعظیم کہتے ہیں: میں نے امام عسکری علیہ السلام کو فرماتے سنا ہے: شہر «قم» اور شہر «آبہ» کے

شہری [شہر «آبہ» شہر مقدس قم اور ساوہ گاؤں کے درمیان واقع ہے] کو ہمارے جدّ امجد امام رضا علیہ السلام شہر مقدس طوس کی زیارت کی وجہ سے معاف کر دیا ہے۔ آگاہ ہوجاؤ! (شہر طوس میں) جو شخص ان کی زیارت کریں اور راستے میں آسمان سے بارش کا ایک قطرہ بھی اس تک پہنچ جائے، تو پروردگار عالم اس (زائر) کے جسم پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دیتا ہے۔

اہل قم پر لطف پروردگار

حدیث-۱۸

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَحْشَرُ النَّاسِ كُلُّهُمْ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ الْإِبْرَقَةِ بِأَرْضِ الْجَبَلِ يُقَالُ لَهَا قُمْ، فَإِنَّهُمْ يُحَاسِبُونَ فَحَفَرِهِمْ وَ يُحْشَرُونَ مِنْ حَفَرِهِمْ إِلَى الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ: أَهْلُ قُمْ مَغْفُورٌ لَهُمْ.

[بحار الانوار: 60/218]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کائنات کے تمام لوگوں کو بیت المقدس کی طرف محشور کرے گا سوائے سرزمین جبل کی ایک جگہ کے جسے "قم" کہتے ہیں۔ ان لوگوں کی اپنے قبروں میں حساب چکانا ہوں گے اور وہی سے جنت اور بہشت میں محشور ہو جائیں گے، پھر آپ (ع) نے فرمایا: اہل "قم" کو بخش دیا گیا ہے۔ اہل قم سے پریشانیوں کا دفع ہونا

حدیث-۱۹

قَالَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ لِزَكَرِيَّا ابْنِ آدَمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ الْأَشْعَرِيِّ: إِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ بِكَ عَنْ أَهْلِ قُمْ كَمَا يَدْفَعُ الْبَلَاءَ عَنْ أَهْلِ بَغْدَادَ بِقَبْرِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَام. [بحار الانوار: 60/220]

امام رضا علیہ السلام نے زکریا بن آدم اشعری سے فرمایا: پروردگار عالم نے تمہارے ذریعے اہل قم کی بلاء اور پریشانیوں کو دور کرے گا جس طرح اہل بغداد سے ساتویں امام موسی کاظم علیہ السلام کی قبر مطہر کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کی پریشانیوں کو دور فرمایا ہے۔

دین کے محافظ

حدیث-۲۰

رُوي عَنْ الْأَيْمَةِ: لَوْلَا الْقُمْيُونَ لَضَاعَ الدِّينُ [سفينة البحار: 2/446]

ائمہ معصومین علیہم السلام سے روایت نقل ہے کہ: اگر "قم" کے لوگ (مؤمنین) نہ ہوتے تو دین تباہ (ضائع) ہو جاتا۔